سوال

جناب مولانا صاحب میرا سوال بیویوں کے ساتھ تعامل کے متعلق ہے کیونکہ میری دو بیویاں ہیں پہلی بیوی سے میرے تین بچے ہیں اور وہ چوتھے بچے کی ماں بننے والی ہے، اور دوسری بیوی سے میں تقریبا سات ماہ قبل شادی کی ہے، جناب مولانا صاحب میرا سوال یہ ہے کہ : ایک دن مجھے دوسری بیوی کہنے لگی : مجھے آپ کی پہلی بیوی نے بطور نصیحت یہ بات کہی کہ : عنقریب تم اپنی شادی پر نادم ہوگی، یعنی میں نے اتنی مدت سے اپنے بچوں کی وجہ سے صبر و شکر کر رہی ہوں دوسری بیوی کہنے لگی : اس نے مجھے آپ کے متعلق بہت باتیں کیں لیکن میں نے اسے خاموش کرا دیا، اور اسے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ یہ غیبت اور چغلی شمار ہوتی ہے؟ اور اسے نصیحت کی اور اللہ کا خوف دلایا، اس طرح کی حالت اور موقف میں کیا کرنا چاہیے؟ یہ علم میں رہے کہ میں نے دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی کوئی کمی و کوتاہی نہ برتی، اور انہیں آپس میں بہنیں بن کر رہنا دیکھنا پسند کرتا ہوں، اور میں ان دونوں کے ساتھ اسی بنیاد پر سلوک کرتا ہوں، اور استطاعت کے مطابق کوشش کرتا ہوں کہ ایک کی جانب سے نکلی بات کو دوسرے سے چھپاؤں اور اسے پردہ میں رکھوں، اور استطاعت کے مطابق کوشش کرتا ہوں کہ ان دونوں کے ذاتی اخراجات میں بھی عدل سے کام لوں اور رات بسر کرنے میں بھی، اور باقی حیاۃ زوجیت میں بھی برابری کی کوشش کرتا ہوں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ہم ایک ہی خاندان کی طرح اکٹھے جائیں اور گھومیں، برائے مہربانی کوئی نصیحت فرمائیں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

ایک سے زائد بیویوں والے شخص کے ساتھ گھر میں اس کی بیویوں کے مابین جو کچھ ہوتا ہے وہ ایک طبعی چیز ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے عورتوں کو سوکنوں کی غیرت پر پیدا کیا ہے، اس سے تو وہ عظیم عورتیں جو مومنوں کی مائیں تھی یعنی امہات المومنین بھی نہ بچ سکیں، ذیل میں ہم ان کے متعلق چند ایک قصے اور واقعات ذکر کرتے ہیں :

1 انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بیوی کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے کسی ایک نے آپ کو ایک پلیٹ میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی تو جس کے گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اس بیوی نے خادم کے ہاتھ پر مارا تو وہ پلیٹ نیچے گر کر ٹوٹ گئی اور کھانا بکھر گیا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اس کھانے کو پلیٹ میں جمع کرنا شروع کر دیا اور فرمانے لگے :

" تمہاری ماں کو غیرت آگئی " پھر خادم کو روک دیا اور جس گھر میں آپ تھے وہاں سے اسے صحیح پلیٹ دی اور ٹوٹی ہوئی پلیٹ اس گھر میں رکھ دی جہاں ٹوٹی تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4927).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ان یعنی اکثر شارحین حدیث کا کہنا ہے : اس حدیث میں اشارہ ہے کہ غیرت کی وجہ سے اگر کسی سے کچھ صادر ہو جائے تو اس کا مؤاخذہ نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ اس حالت میں شدت غضب کی بنا پر اس کی عقل پر پردہ پڑا ہوتا ہے جو غیرت کی بنا پر ہے، اور ابو یعلی نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سندا مرفوع بیان کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں کہ :

"غیرت والی عورت اوپر سے نیچے کی طرف نہیں دیکھ سکتی"

دیکھیں: فتح الباری (325/9).

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں باری تقسیم کرتے تو پہلی بیوی کے پاس نودن کے بعد ہی جاتے، وہ سب بیویاں ہر رات اس بیوی کے گھر جمع ہوتیں جس کی باری ہوتی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر میں تھے تو وہاں زینب رضی اللہ تعالی عنہا آئیں تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ان کی جانب اپنا ہاتھ بڑھا کر کہا یہ زینب ہے "تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہاتھ روک دیا، چنانچہ وہ ایک دوسرے کو کچھ کہنے لگیں حتی کہ ان کی آواز بلند ہوگئی اور آپس میں خلط ملط ہوگئی اور نماز اقامت ہوگئی تو وہاں سے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو گزر ہوا تو انہوں نے دونوں کی آواز سنی اور کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے چلیں اور ان کے منہ میں مٹی ڈالیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں: اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پوری کریں گے اور ابو بکر آکر میرے ساتھ یہ یہ کریں گے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کرلی تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور عائشہ کو سخت باتیں کیں اور کہنے لگے: تم ایسا کرتی ہو؟"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1462).

استجتا یہ سخب سے ہے اور آوازوں کا آپس میں ملنے اور بلند ہونے کو سخب کہا جاتا ہے

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زینب کی طرف ہاتھ پھیلانا اور یہ کہنا کہ: یہ زینب ہے، اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ عمدا اور جان بوجھ کر نہیں تھا، بلکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسے باری والی گمان کیا تھا؛ کیونکہ یہ رات کا وقت تھا اور گھروں میں چراغ نہیں تھے، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ: یہ ان کی رضامندی سے تھا

اور اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن معاملہ اور نرمی اور سب کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے کا ثبوت پایا جاتا ہے"

دیکھیں: شرح مسلم نووی (10/47-48).

یہ سوکنوں کے آپس میں کچھ حالات تھے، اور وہ بھی امہات المومنین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے اس لیے جو بھی ایک سے زیادہ شادیاں کرنا چاہتا ہے اس کے ذہن میں یہ ہونا چاہیے کہ اس کی بیویوں کے مابین غیرت اور بہت سارا کمپیٹیشن ہوسکتا ہے، لیکن ان مواقف اور حالات سے نپٹنے کے لیے اس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور نمونہ ہوں، وگرنہ اس کی زندگی ان کے ساتھ اجیرن ہوسکتی ہے

اس لیے میرے سائل بھائی یہ معاملہ صبر و تحمل اور سوکنوں کے حال کا اندازہ لگانے سے ہی حل ہوسکتا ہے، اور اس کو مدنظر رکھ کر ہی طے کیا جائے کہ ان میں فطرتی طور پر اللہ نے غیرت رکھی ہے

امام ذہبی رحمہ اللہ نے مغیرہ بن شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ:

"ایک بیوی والے شخص کی حالت یہ ہے کہ اگر بیوی بیماری ہوئی تو وہ بھی بیمار، اور اگر بیوی کو حیض آگیا تو اسے بھی حیض آگیا، اور دو بیویوں والا شخص تو دو آگ کے شعلوں کے درمیان ہے"

دیکھیں : سیر اعلام النبلاء (31/3).

دوم :

تو چیز تو ضرور متوقع ہے کہ ایک بیوی دوسری کے مقابلہ میں دوسری پر طعن کر کے خاوند کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے، اور اس پر خاوند کو ناراض کرنے کی کوشش کرے اور یہ بھی متوقع ہے کہ ایک بیوی دوسری پر جھوٹ بولے ہتا کہ وہ اپنے خاوند کے سامنے ظاہر کر سکے تاکہ خاوند اسے دوسرے سے زیادہ محبت کرے اور زیادہ چاہے، یا پھر اس کی باری میں دوسری سے زیادہ سعادت و خوشی اختیار کرے

اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

"میری ایک سوکن ہے تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس کے سامنے خاوند جو مجھے دیتا ہے اس سے زیادہ جھوٹ موٹ زیادہ رجی ہوئی اور سیر ہوئی بن کر دکھاؤں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو اسے نہ دیا گیا ہو اس سے بڑھ کر دکھانا ایسے ہی ہے جیسے کسی نے جھوٹا لباس زیب تن کیا ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4921) صحیح مسلم حدیث نمبر (2130).

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب باندھتے ہوئے کہا ہے :

"ایسے شخص کے متعلق جو اس سے بڑھ کر دکھانے کی کوشش کرے جو اسے نہیں ملا، اور سوکن پر فخر کرنے کی ممانعت"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ : "المتشبع "یعنی وہ شخص جو ایسی زینت اختیار کرے جو اس کے پاس موجود نہ ہو، اور وہ اس سے زیادہ دکھانا چاہتا ہو، اور باطل کے ساتھ مزین ہو، مثلا اس عورت کی طرح جو کسی شخص کی بیوی ہے اور اس کی سوکن بھی ہو تو اس کے پاس جو کچھ ہے اس سے زیادہ ہونے کا دعوی کرے؛ اس سے اس کا مقصد سوکن کو ستانا اور غصہ دلانا ہو

اور "ثوبی زور" میں تثنیہ کا حکم یہ ہے کہ : یہاں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس نے دو قسم کا جھوٹ بولا ہے؛ کیونکہ ایک تو اس نے اپنے ساتھ جھوٹ بولا جو چیز اس نے لی ہی نہیں اور دوسرے شخص کے ساتھ بھی جھوٹ بولا جو اسے دیا ہی نہیں گیا، اور اسی طرح جھوٹی گواہی دینے والا بھی اپنے ساتھ بھی ظلم کر رہا ہے اور جس کے بارہ میں گواہی دے رہا ہے اس کے ساتھ بھی ظلم کر رہا ہے

اس سے مراد یہ ہے کہ جو ذکر کیا گیا ہے اس سے عورت کو نفرت دلائی جائے؛ اس خدشہ کے پیش نظر کہ خاوند اور اس کی سوکن کے مابین فساد اور خرابی پیدا نہ ہو، اور ان میں بغض و عناد پیدا نہ ہو، تو یہ اس جادوگر کی طرح ہوگی جو خاوند اور بیوی کے مابین جدائی ڈالنے کی کوشش کرتا ہے

دیکھیں : فتح الباری (317/9-318).

سوم :

ہمارے سائل بھائی : آپ جو یہ چاہتے اور رغبت رکھتے ہیں کہ دونوں بیویوں کو جمع کریں اور انہیں دو بہنوں کی طرح بنا دیں یہ اچھی چیز ہے، اور ہو سکتا ہے ہر خاوند کی رغبت بھی یہی ہو جو ایک سے زیادہ بیوي رکھتا ہے، لیکن سوکنوں کا ایک دوسرے کے ساتھ بغض رکھنا آپ کو ان کے ساتھ ایسے معاملات کرنے کی دعوت دیگا جو آپ کو ان کی غیرت اور ایک

دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کو مد نظر رکھ اس کا علاج کرنا ہوگا

ہم ذیل میں چند ایک نصیحتیں کرتے ہیں جن پر عمل کر کے آپ کے لیے ان ازدواجی مشکلات کا علاج کر سکتے ہیں :

1 آپ ان میں سے دوسری کی بارہ میں ایک کی کلام پر کان مت دھریں، اور اس کا قلع قمع کرنے کے لیے آپ انہیں بالکل اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ ایک دوسرے کی بات آپ کے ساتھ کریں

2 جب دونوں بیویوں میں کوئی مشکل پیدا ہو جائے تو آپ کو یہ نصیحت ہے کہ آپ انہیں ایک ہی جگہ جمع کریں اور دونوں کی باتیں سن کر ہر ایک کی دلیل لیں، اس طرح ایک دوسری کے بارہ میں بہت سارا جھوٹ اور بہتان اور مبالغہ ختم ہو جائیگا

3 دونوں بیویوں میں سے کسی ایک کے سامنے آپ دوسری کی برائی ظاہر مت کریں، اور آپ اور دوسری کی سوکن میں جو بات چیت ہوئی ہے وہ کسی کے سامنے مت کریں، نا کہ کوئی خیر و بھلائی کی کلام تا کہ دوسری اس سے حسد اور غیرت میں بتلا نہ ہو جائے، اور نہ ہی کوئی برائی اور شر کی کلام تا کہ وہ دوسری کو برا نہ کہے

4 آپ دونوں بیویوں کے مابین عدل و انصاف کرنے کی پوری کوشش کریں، اور اس سلسلہ میں کوتاہی سے کام مت لیں حتی کہ ان اشیاء میں بھی جسے آپ واجب نہیں سمجھتے

جابر بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" میری دو بیویاں تھیں تو میں ان میں عدل و انصاف سے کام لیتا حتی کہ ان کا بوسہ لینے میں بھی "

اور مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" وہ بیویوں کے مابین عدل و انصاف کرنا مستحب قرار دیتے تھے حتی کہ خوشبو میں بھی، وہ ایک کو خوشبو لگاتے تو دوسری کو بھی اسی طرح کی خوشبو لگاتے "

اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" خاوند کے لیے مکروہ ہے کہ وہ ایک بیوی کے گھر میں وضوء کرے اور دوسری کے گھر میں نہ کرے "

اور یہ علم میں رکھیں کہ جب یہ پورا عدل و انصاف ہوگا تو اس سے سوکنوں کی اکثر مشکلات ختم ہو جائینگی

5 بعض ان امور میں جنہیں آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ ان کی حد مقرر ہونی چاہیے اس میں سختی اور شدت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ کمال نرمی اور آسانی و رحمدلی میں ہی ہے، لیکن بعض اوقات یہ نرمی اور رحمدلی کسی کو اچھی نہیں لگتی جو اس کی قدر نہ کرتا ہو، اور جس میں بیجا اثر ہو

اس لیے خاوند کو بعض اوقات اپنی بیویوں کے ساتھ شدت اور سختی سے بھی کام لینا چاہیے جب دیکھے کہ ان کے لیے سختی میں اصلاح ہے، جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے ساتھ نرمی و شفقت برتی اسی طرح بعض اوقات سختی بھی کی، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک ماہ تک گھروں سے باہر چھوڑے رکھا، اور بلاشک یہ ان کے لیے بہت شدید اور سختی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس نہ جائیں اور ان سے علیحدہ رہیں، یہی وہ حکمت ہے جو ہم نے جواب کے شروع میں بیان کی ہے، چنانچہ مطلقا نرمی و شفقت اور رحمدلی ہی حکمت نہیں، بلکہ چیز کو اس کی مناسب جگہ رکھنا، اور نفع مند دوائی کو اس کے مناسب موقف کے مطابق استعمال کرنا ہی نرمی اور شفقت و رحمدلی ہے

6 یہ ضروری ہے کہ آپ اپنی بیویوں کو وعظ و نصیحت خیال سے کیا کریں، اور ان کی راہنمائی اور نصیحت کرتے رہیں؛ کیونکہ وہ اس کی زیادہ محتاج اور ضرورتمند ہیں، کیونکہ وہ اللہ کے

قرب والے کاموں سے بہت زیادہ غفلت برتتی ہیں، اور دنیا اور اس کی زینت میں ایک دوسرے سے آگے نکلنا اور فخر نہ کرنا بھی ان میں بہت ہی کم پایا جاتا ہے، اور اس بنا پر ان میں کذب بیانی اور جھوٹ و غیبت اور چغلی پائی جاتی ہے، اور ایک دوسرے کے بارہ میں خرابیاں پیدا کرتی ہیں، اس لیے آپ کو اس کا ادراک اور علم ہونا چاہیے، اس سلسلہ میں کوئی کمی اور کوتاہی مت کریں، ان شاء اللہ آپ اس کا اثر ضرور دیکھیں گے اور آپ کو ازدواجی زندگی میں سعادت حاصل ہو گی

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ سب کو ایسے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جس میں اللہ کی رضا ہے اور وہ آپ کو اپنی عنائت میں رکھے اور آپ کا حامی و ناصر ہو

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے

واللہ اعلم

الاسلام سوال و جواب

120065